

ٹک کی آواز

چند ہفتے قبل، کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کے ڈاکٹر صاحبان کا ایک کھانا تھا۔ ایک سرجن ڈاکٹر دوست امریکا سے تقریباً تیس برس کے بعد پاکستان آیا تھا۔ ملکی حالات دیکھ کر بہت پریشان تھا۔

ہم اسے حوصلہ دے رہے تھے کہ کوئی بات نہیں۔ ہم جو پاکستان میں کسی مجبوری کے تحت رہ رہے ہیں، بری خبریں سننے کے عادی ہیں۔ محفل میں چند سرجن ایسے بھی موجود تھے جو عمران خان کو گولی لگنے کے بعد آپریشن تھیں میں موجود تھے۔

کئی ڈاکٹرز کے ذہن میں سوالات تھے کہ خان صاحب کو گولی لگی بھی تھی یا نہیں؟ کیونکہ ہمارے چند مہربانوں اور حکومتی وزراء نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ خان فراڈ کر رہا ہے، عوام کے ذہن میں بھی تذبذب ڈالنے کی شعوری پالیسی اپنائی گئی۔

مگر جو باقی ان غیر سیاسی ڈاکٹرز نے بتائیں، حیران کن تھے۔ پہلی بات تو یہ تھی کہ خان صاحب زندہ کیسے بچ گئے؟ کیونکہ جس ماہر انداز میں ایک کیا گیا، اس کے بعد زندہ بچنا ایک مجرم ہے۔ ان ڈاکٹرز کے بقول خان صاحب کو چار گولیاں لگیں، دھاتی ٹکڑے جسم میں الگ موجود تھے۔

جو جسم کے نچلے حصے کو خون مہیا کرتی ہے، ایک گولی، اس سے صرف ایک سینٹی میٹر درگلی تھی، اگر اس شریان Femoral artery میں لگ جاتی تو پھر بچنے کی امید کم تھی۔ ان ڈاکٹرز کا کہنا یہ تھا، کہ انہوں نے ایسے حملہ میں کسی کوزندہ بچتے نہیں دیکھا۔

آپریشن کی جزئیات بھی سن لیجیے۔ ہر آپریشن تھیں میں ایک لوہے کی چھوٹی سی پلیٹ ہوتی ہے۔ اسے treykidney کہا جاتا ہے۔ سرجن، مریض کے جسم سے کوئی بھی دھات کی چیز نکال کر اس Trey میں دوچار انج کی بلندی سے پھینکتا ہے۔

اس سے ”ٹک“ کی آواز آتی ہے۔ آپریشن تھیں میں موجود سب کے علم میں آ جاتا ہے کہ مریض کے جسم سے گولی یا دھات باہر نکالی جا سکتی ہے۔ خان صاحب کو جب آپریشن تھیں لایا گیا تو طویل آپریشن میں ان کے جسم سے تین گولیاں سرجری سے نکالی گئیں۔

ڈاکٹر نے تین بار ”ٹک“ کی آواز تھیں میں موجود تمام میڈیکل اسٹاف کو سنوائی۔ دھات کے ڈکٹرے بھی جسم سے نکالے گئے۔

چوتھی گولی جسم میں چھوڑ دی گئی۔ کیونکہ اسے نکالنا ممکن نہیں تھا۔ خان صاحب کی ٹانگ کی ہڈی، گولی لگنے سے ٹوٹ چکی تھی۔ اس لیے ٹانگ کے نچلے حصے کو پلپٹر میں لپیٹا گیا۔ گولیوں کے زخم اور ان کی صفائی سخرائی بالکل الگ تھی اور ہے۔

سرجن نے خان صاحب کو تین سے چار ماہ مکمل آرام کرنے کے لیے کہا۔ یہ تمام اقدامات سرجیکل نوٹس میں بھی لکھے گئے اور سرکاری میڈیکل رپورٹ میں بھی درج کیے گئے۔ حکومتی بیانیہ کہ عمران خان کو کوئی گولی نہیں لگی، یا وہ زخمی نہیں ہوا، ڈاکٹر کے بقول غلط ہے بلکہ افسوسناک بھی ہے۔

ایک سرجن نے ایسی بات کہی کہ میں چونک گیا، اس نے بتایا کہ خان کی ہڈی تیزی سے دوبارہ جڑ رہی ہے، خان قدرتی حصار کی حفاظت میں ہے۔ انگریزی میں یہ جملہ کہا، himaroundsauraahas Khan。 خیر یہ بتیں سن کر میں خاموش ہو گیا کیونکہ روحانی معاملات کو تھوڑا تھوڑا میں بھی جانتا ہوں۔ میرے ایک بیچ میٹ چوہدری صاحب، اکثر تشریف لاتے رہتے ہیں۔ رئیس ا؟ دی ہیں لیکن تصوف کی طرف مائل ہیں۔ ایک برس سے بار بار دھرا رہا ہے ہیں کہ خان پر قدرت مہربان ہے جو اسے ہر مشکل سے باہر نکال کر بہترین مقام پر کھڑا کر دیتی ہے۔ مجھ سے یہ بات چوہدری صاحب کے علاوہ بھی تصوف سے دلچسپی رکھنے والے چند افراد نے کہی۔

پاکستان میں سیاست کا میدان غلاظت سے اٹا ہوا ہے، یہاں صرف جھوٹ کی عمل داری ہے الہذا سیاست میں روحانیت کا معاملہ عجیب لگتا ہے۔

جب عمران خان کے سارے تین برس کے دوراندار کی مہیب غلطیوں پر نظر جاتی ہے تو ایسے لگتا ہے کہ عمران خان اُسی سمجھ بوجھ سے عاری انسان ہے۔ وہ سیاست کا کھلاڑی ہے ہی نہیں لیکن دوسری جانب غور فرمائیے وہ امیر افراد، جنہیں خان کی اے ٹی ایز کہا جاتا تھا، گمان تھا کہ وہ اگر علیحدہ ہو گئے تو خان دھڑام سے زمین پر گر جائے گا۔ مگر ہوا، اس کے بالکل برعکس ہے۔

جن طاقتوں لوگوں نے خان کو چھوڑا، وہ خود در بدر ہو گئے۔ بڑے بڑے جغادری، خان کے خلاف ہو چکے ہیں۔ مگر لوگوں کے اندر اس کی مقبولیت بدستور قائم ہے۔ تو شہزادہ کا معاملہ ہی لے لیں، ایک برس سے گھڑی چور، گھڑی چور کے نعرے بلند کیے جا رہے ہیں۔

عمران خان کو ایک بددیانت ثابت کیا جا رہا تھا لیکن جب تو شہزادہ کی دو دہائیوں کی تفصیل سامنے آئی تو معلوم ہوا کہ خان کے خلاف بددیانتی کا طلبہ بجائے والے افراد کی اکثریت خود تو شہزادہ سے فیض یاب ہوئے ہیں۔

اہم ترین سیاسی لوگوں نے تو شہزادہ کو اس بے دردی سے لوٹا ہے کہ خدا کی پناہ۔ دکھ تو اس بات کا بھی ہوا ہے کہ قانون کے مطابق تو شہزادہ سے گاڑیاں نہیں خریدی جاسکتیں۔ اس کے باوجود ہمارے سابق وزراء لعظم، اور صدور نے قیمتی گاڑیاں تک تھیں لیں ہیں۔ اس وقت پی ڈی ایم کی حکومت ہے، ان کے اپنے دور حکومت میں، ان کے اپنے وزیر اعظم کے ہوتے ہوئے تو شہزادہ میں خرابادیا کے سامنے عیاں ہو چکا ہے۔

عمران خان پر گھڑی چور کا الزام لگانے والے یک دم خاموش ہو چکے ہیں بلکہ ایک سابق وزیر اعظم توٹی وی پر آ کر فرمائے ہیں کہ تو شہزادہ سے انہوں نے گھڑیاں بالکل قانون کے مطابق خریدی ہیں۔ لہذا عمران خان پر گھڑی چور کا الزام کیوں؟ کیا آپ کوئی لگتا کہ قدرت اس کی مدد کر رہی ہے۔ لیکن ہوتے ہیں یا نہیں یا طویل عرصے کے لیے ملتوی کر دیے جاتے ہیں، اب یہ معاملہ قطعاً اہم نہیں رہا۔ اس وقت سیاسی میدان میں خان تو انہوں کو کھڑا ہے۔ مگر دل میں یہ وسوسہ تو آتا ہے، کہ خدا نخواستہ عمران خان کے علاوہ کوئی اہم سیاسی شخص، آپریشن تھیں میں چلا گیا تو پھر کیا ہو گا؟